62 nd Kerala School Kalolsavam, January 4 to 8, 2024, Kollam

Item Code: 646

Participant Code: 104

سماج کے بھکتے میں اورتوں کا رول

اسلام علیکم، آج میں یہاں سماج کے بھکتے میں اورتوں
کا رول کے بین وشی پر بتانے نے آیاں ہوں۔ آج کے
سماج میں اورتوں کا و بھکتے میں کا رول بہت کم
ہے۔ اورتوں کے بینا سماج میں بھکتے نہیں بک سکتے
ہے۔ جس طرف آگنیوں کو بھکتے میں رول
ہے ایسے طرف اورتوں کو بھی ہے۔ انکی محبت سے
ونیا بھاس کے اجول بن سکتے ہے۔ سبسے بچوں کے
آگے بڑھنے کے کارن بھی اورتے ہی ہے۔ میں آپ
کو ای کہانی بتاتا ہوں، ای بار جب گاندھی جی
نے مدراس میں ای پرسنگ کے لیے آیا تو
انہونے ای اورت کو اپنا کپڑا دھلاتے ہوئے دیکھا۔
جب وہ وہاں کے پاس جاکر ~~دیکھا~~ دیکھا تو
وہ اس اورت اپنے کپڑے کے ای بھاگ دھلاکر دوسرے
بھاگ پہنے رہی تھی۔ گاندھی جی نے اسے سمجھ
سپت کیا کہ وہ انکے پاس کوئی کپڑا ملنے
کے لیے ہے۔ پچھلے سیوٹ اور پجاما نہیں پہننے لگے
اورتوں کا اس وکت کا ستتھی بہت شوچنیے ہی۔

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

تھا۔ لیکن آج کے زمانے میں اُنکو بہت آخنابے
کیا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے کئی سارے اور
ترف کے جگجوں میں اُنے کام کرنا پارتے
ہے۔ لکن جب پیلٹکس میں آیا تو اُنکا اوسر
کم ہو جاتا ہے۔ جسکی وجہ سے بھکتے کیں
جگجوں میں انکا رول کم پڑ جاتا ہے۔ لڑکوں
کی بات سُننے کو کئی سارے لوگ اک جگہ میں
اکھٹا ہوں جاتا ہے۔ لیکن جب وہ اک لڑکی
یا اورت ہوں ہو تو لوگوں کا سنکھیا
کم ہو جاتا ہے۔ اورتوں کو لڑکوں کے سیوا
میں جو کام ملتا ہے۔ آج بھی کئی سارے ممھو
مندروں میں اورتیں نہی کُچھ سکتے
مندروں جہاں نہی بلکی موسک اور چرچ میں
بھی۔

"جیون سے ہونا اورتوں کے سپنا
جیون کا انت ہونا ہے اورتوں کے ارمان"

سمھی منشی جیون اورتوں کے سمان بتاتے
آیا ہوا ہے۔ انکے من کے شکتے اور سب نخرے ں

کا من کے شکتے بسے وں اس دنیا کو یہاں تک
لے آیا ہوا ہے۔ مشکل کے دن سے بچلے وں وقت
میں اورتوں نے اک سات سبھی لوگوں کو کھڑا
کیا ہوا ہے۔

اس دنیا میں جیون دینے
اور لینے کے دن صرف کھدا اور اورت دیانے
ماں کو ہے بیٹھتا ہے۔ جب اس دنیا میں
ہم پیدا ہوں جائینگے توں ہوں دکھ ہم بچلے
سے کبھی سکے وہ ماں کے ہونگا۔ ہمارے ہر چیت
اور وقت میں انکا دیکھبال اور پیار ہے۔ وے صرف
ہمارے بڑھاپے کے لیے ہے ہمیں ڈانٹتے ہے۔ جب
بھی ہم اک مشکل میں پڑ جاوں توں ماں
ہے جو ہمیں بچانے کے لیے وہاں آتی ہے۔
ہمارے ہر سنکٹ، کھشی، ٹینشن سب میں وہ
ہمارے مدد کرتے ہے۔ انکے پیار اور پریرنا
ہم کسی سے بھی نہیں ملا سکتے ہیں۔ جب ہمارے
پیتا ہمیں آگے بڑھنے کو سکھاتے ہے تب ہی
ہمارے ماں ہمیں جینا سکھاتے ہے۔ انت میں

اُن یونوں جے حمارے ہمون بیناتا ہے۔

بھکتنے کے آگے بڑھنے
کے کارن بس پرشن ہے سے بلکے لوگ رتے بھی
ہے۔ سر دار سارا بھائی نے اورتوں کے لیے کئی
لیے انسٹیٹوشنا بنوالے۔ اورتوں کے وجہ سے
فرنیچ روزلوشن میں لوگوں کو کھانا ملا۔
اورتوں کے وجہ سے آج بھی ہمارے جگہے
صاف رہ رہے ہیں۔ اُنکے وجہ سے ہے آج بھی
و بیا بھلس کے بچوں تک پہنچ رہے ہے۔
اورتوں کے وجہ سے ہی آج بھی دنیا چل
رہی ہے۔

میں اک کہانی بتانا ہوں۔
اک دن اک بچا سکول جایا اسنے اپنا کھانا گھر ہی
رکھکر سکول گیا۔ اسکے ماں اسکے کھانا لے کر
اسکے کلاس پہنچا۔ تب سارے بچے اسکے
ماں کو دیکھکر ڈرنے لگے۔ کیونکے اسکے ماں
کو اک آنکھ نہی تھی۔ اُس بچے نے اپنے ماں کو

وہاں سے ان جانے کو بولا۔ اِس گھٹنا کے بعد
بات اُس بچے نے اپنے ماں کو کبھی نہیں پیار
دیا، سالوں بیت گئے۔ جب وہ اپنے
آفس میں کام کر رہے تھے تب اُسے اُس کے اسکول
آئے کہ اُسکے ماں مر گئے ہے۔ اُس نے
وہاں پہنچا اک آئے اُسکے ماں کے پاس آکر اُس نے اک
چٹھی دیے جس میں اُسکا ماں ایسا لکھا ہوا تھا۔
" میرے بیٹے تمہیں اسکول میں ہے گھٹنا یاد،
ہر سال جب تم چھوٹے تھے تو تمہارے حادثہ پیتا
ہوا جو چوٹ ہو گئے۔ اک دن جب تم کسی بچے سے
کھیل رہے تھے تب وہ تمہارے آنکھ میں آکر
چوٹ پہنچایا جس کی وجہ سے تمہارے آنکھ
خراب ہو گئے اور میں نے تمہیں
تمہارے آنکھ دیے تھے۔" یہ پڑھ کر وہ بالکل
نشچل ہو گیا اور رونے لگا۔ اِس گھٹنا سے ہمیں
جن ملتی ہے کہ ماں کے پیار کا بے ورتا
جان سکتے ہے۔
اگر اِس سمے اور تو
کو چھوڑ اور بھگتے میں کام کرنے کے آتا ہے

چاہیے تو مجھے بکرن جیسے تنیاں سموٹے اور
خوبصورت بن پا یے سکے۔ لوگوں کو
ای سات ملانے کے لیے آدمیوں کے سات اورتوں کا
بچے اوسر ہے۔ پیار اور اشت سے
بہکتے کا [illegible] ارط بنانے میں اورتوں کو پڑتا ہے۔
بھکتے میں لڑائی ہٹا کر پیار مرنے کو بس
اورتوں کو ہے پاتا ہے۔

"لڑائی کرتا آدمیوں کو
پیار سکھاتا اورت"